بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ ۱۵ صفر ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۱ ظہور ۱۳۳۸ ہش | ۲۱ اگست ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۹۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کراچی تشریف لے گئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علاج کی غرض سے کراچی تشریف لے گئے ہیں۔ احباب نے کثیر تعداد میں عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ حضور کو رخصت کیا ؛

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور کے اس سفر کو مبارک کرے اور حضور کو شفایاب کر کے مرکز سلسلہ میں واپس لائے آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

رات نیند آ گئی۔ آج صبح سے بے چینی کی تکلیف ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۰ اگست۔

کل دن بھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اعصابی بے چینی کی وجہ سے خراب رہی۔

رات نیند آ گئی۔ آج صبح سے بے چینی کی تکلیف ہے ؛

احباب جماعت نہایت درد و الحاح سے ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔ تاہم را قادر و شافی خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ حضور کو کامل شفا عطا کرے۔ آمین

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

طوفان باد و باراں میں ۱۷ ہلاک

ریوڈی جنیرو ۲۰ اگست۔ گزشتہ جمعہ کو جنوبی برازیل میں باد و باراں کا جو خوفناک طوفان آیا تھا۔ اس میں مرنے والوں کی تعداد ۱۷ تک پہنچ گئی ہے۔ مزید برآں بہت سے لوگ ابھی تک لاپتہ ہیں۔ اس طوفان میں ایک سو سے زائد لوگ زخمی ہوئے تھے۔

متروکہ املاک کی منتقلی شروع ہو گئی

کراچی ۱۹ اگست۔ آج دعاوی گزاروں میں متروکہ املاک کی منتقلی کا کام شروع ہو گیا۔ وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان نے آج کراچی میں دعاوی گزار مہاجرین کو تیرہ مکانوں اور دو دکانوں کی عارضی منتقلی کے احکام دے کر آبادکاری کی سکیم نمبر ۱ پر عملدرآمد شروع کر دیا۔ یہ لوگ ان املاک پر جائز طور پر قابض تھے۔ آبادکاری کی سکیم نمبر ۱ کا تعلق مکانوں اور دکانوں کی منتقلی سے ہے ؛

افریقی سکول نذر آتش کر دیا گیا

پیٹر مارٹز برگ (نٹال) ۲۰ اگست۔ چند روز قبل یہاں ایک افریقی جونیئر سکول نذر آتش کر دیا گیا ہے۔ آگ رات کے وقت لگائی گئی۔ جبکہ سکول بند تھا۔ پورے ایک گھنٹے کی کوشش کے بعد آگ پر قابو پایا جا سکا۔

نہری پانی کا مسئلہ جلد طے ہونے کے امکانات امید افزا ہیں

واشنگٹن ۲۰ اگست۔ مغربی پاکستان کے پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارے کے چیئرمین غلام فاروق نے توقع ظاہر کی ہے۔ کہ نہری پانی کا مسئلہ جلد طے ہو جائے گا۔ انہوں نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ اس مسئلے کے جلد طے ہونے کے امکانات بہت امید افزا ہیں اور سمجھوتہ نہ صرف پاکستان اور ہندوستان بلکہ ہمارے تمام دوستوں کے لئے اطمینان کا باعث ہو گا مسٹر غلام فاروق کل لندن روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ نہری پانی کے مذاکرات میں حصہ لیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ دریائے سندھ کے طاس کے پانی کو استعمال میں لانے کا کام ۷۵ فیصدی ... ... بند اور الحاقی نہروں کی تعمیر پر مشتمل ہو گا۔ مسٹر فاروق ادارے کے چیف انجینئر کے ہمراہ آبی وسائل اور بجلی کے منصوبے کا معائنہ کرنے جولائی میں امریکہ آئے تھے۔ اور وسط ستمبر میں پاکستان واپس پہنچیں گے۔

وطن کسے عزیز نہیں ؟

ہر سچا احمدی اپنے وطن سے بے حد پیار کرتا ہے۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے عزیز وطن کی خدمت سے غافل رہے ؟ وقف جدید میں اعانت و شمولیت خالص اپنے وطن کی خدمت ہے۔ اس کے ذریعہ ہم اپنے ملک سے جہالت و بیماری ایسی موذی بلاؤں کو مار بھگانے میں کامیاب ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

پس جلدی کیجئے اگر آپ ابھی تک وقف جدید میں شامل نہیں ہوئے تو شمولیت اختیار فرمائیں۔ اگر وعدہ کر چکے ہیں لیکن حیثیت کے مطابق نہیں تو اپنی حیثیت کی مناسبت سے اضافہ کریں۔ لیکن اگر صرف ادائیگی باقی ہے۔ تو جلد از جلد ادا کرنے کی سعی فرمائیں۔ تاکہ تعلیم و ارشاد کا کام پروگرام کے مطابق کامیابی کے ساتھ سرانجام پاتا رہے۔

(انچارج دفتر وقف جدید ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۵۹ء

اسرائیلی عیسائی فرقے

ہم نے پانچ سات روز ہوئے "فرقہ عنانیہ" کے متعلق ایک اداریہ الفضل میں شائع کیا تھا اس میں ہم نے لکھا تھا کہ

"الغرض ہر مامور من اللہ کے ماننے والوں میں کم و بیش تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو مبالغہ کر کے اس کو خدا بنا دیتے ہیں۔ ایک وہ جو اس کا درجہ گھٹا دیتے ہیں۔ اور تیسرا وہ گروہ جو اس کا صحیح مقام سمجھتے ہیں۔ اور اس میں اپنی طرف سے کمی بیشی نہیں کرتے۔ یعنی اس کو نبی اللہ مانتے ہیں۔"

ہم نے اس سے پہلے بھی اپنے اداریہ میں یہ بات لکھی تھی جس کا جواب پیغام صلح میں شائع ہوا ہے۔ اور جس میں شیخ صاحب نے پھر اسی بات پر زور دیا ہے۔ کہ عنانیہ فرقہ یہودیوں کا فرقہ تھا عیسائیوں کا فرقہ نہیں تھا۔ حالانکہ اگر شیخ صاحب اس بات پر غور فرماتے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کہ یہ فرقہ کس بڑے دائرے میں شامل کیا جاتا ہے۔ خاص کر یہ امر قرآن کریم سے واضح ہے۔ کہ خالص یہودی عقیدہ رکھنے والے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو کسی طرح اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ قرار نہیں دے سکتے تھے۔ کیونکہ وہ تو نعوذ باللہ آپ کو کچھ کا کچھ سمجھتے تھے۔ اور قرآن کریم نے ان کے الزامات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بریت فرمائی ہے۔ اس لئے جس یہودیت کے اعتراضات کی تردید قرآن کریم میں کی گئی ہے۔ یہ فرقہ ہرگز اس یہودیت سے تعلق نہیں رکھ سکتا۔ ورنہ قرآن کریم کے مطابق تو خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی طرف رسول ہو کر مبعوث ہوئے تھے۔ اور اس لحاظ سے خود عیسائیت بھی یہودیوں کا ہی ایک فرقہ سمجھا جا سکتا ہے۔

ہمارے پیش نظر تو بنیادی سوال یہ ہے کہ آیا کوئی ایسا فرقہ ہے یا نہیں جو سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو نبی اللہ نہیں مانتا تھا۔ مگر آپ کو اولیاء اللہ کے زمرہ میں سے سمجھتا تھا۔ اب اس کا نام عنانیہ فرقہ تھا یا کوئی اور تھا۔ یا یہ عیسائیوں میں شمار ہوتے تھے یا آپ کے مخالف یہودیوں میں۔ اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں۔ سوال صرف یہ تھا کہ کوئی ایسا فرقہ ہے یا نہیں۔ پس شیخ صاحب بھی ایسے فرقہ کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں۔ اس فرقہ کے دیگر عقائد کیا تھے ہمیں ان سے بھی کوئی غرض نہیں۔

اس نقطۂ نظر سے ہمیں یہ کہنے کا حق ہے کہ جو طول طویل مضمون شیخ صاحب نے پیغام صلح کی ایک حالیہ اشاعت میں شائع کیا ہے۔ وہ ان کی محض طفل تسلیاں ہیں۔ اور کچھ نہیں۔

تاہم اگر شیخ صاحب عنانیہ فرقہ سے اپنے ساتھ مماثلت پر پوری طرح مطمئن نہیں۔ تو ہم ایک اور طریقہ سے اس سوال پر غور کرتے ہیں۔ Dictionary of Sects etc مؤلفہ جان ہنری بلنٹ ڈی ڈی میں آتا ہے۔ یہ ڈکشنری ۱۹۰۳ء میں لانگ منز گرین اینڈ کو نے شائع کی ہے۔ اس کے صفحہ ۱۳۸ پر ایک فرقہ (Ebionites) کے متعلق حسب ذیل انگریزی عبارت کے اقتباسات نقل کئے جاتے ہیں:۔

"ابیونائٹ منکرین کا ایک فرقہ تھا۔ جو رسولوں کے عہد میں پہلی صدی کے اواخر یا دوسری صدی کے آغاز میں یہودیت نما عیسائیوں میں سے ابھرا تھا۔ انہوں نے عیسائیت کو محض اصلاح شدہ یہودیت کے طور پر قبول کیا تھا۔ اور ہمارے مقدس خداوند خدا کو محض معمولی بشر مانتے تھے۔ جس نے موسوی قانون پر ٹھیک ٹھیک عمل کر کے روحانیت کا کمال حاصل کیا تھا۔ . . .

. . . یہ فرقہ اپنے عقائد میں اتنا کٹر تھا۔ کہ وہ رسولوں کے اختیارات کی بھی مخالفت کرتا تھا۔ وہ یہ مانتے تھے کہ کائنات کو قادر مطلق خدا نے پیدا کیا ہے۔ اس امر میں وہ سرنتھوس سے اختلاف رکھتے تھے۔ ہمارے خداوند خدا یسوع مسیح ناقل) کے متعلق ان کی رائے سرنتھوس اور کارپوکریٹس سے ملتی تھی۔ کیونکہ وہ اس کو صرف انسان مانتے تھے۔ جو دوسرے لوگوں سے محض اپنی نیکی کی وجہ سے برتر تھا۔ ان کا ایمان تھا کہ یسوع مسیح کی پیدائش معمولی نسل سے ہوئی۔"

ہم نے یہ حوالہ اس غرض کے لئے پیش کیا ہے کہ یہ دکھایا جائے۔ کہ بعض عیسائی فرقے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق خواہ کوئی عقیدہ رکھتے ہوں شریعت موسوی کی پابندی لازم قرار دیتے تھے بعض عیسائی فرقے صوفی منش Gnostic تھے۔ چنانچہ محولہ بالا ڈکشنری Ebionite اور Cerinthus کے عنوان کے تحت ایسے کئی ایک فرقوں کا ذکر کیا گیا ہے جو عیسائیوں کے فرقے تھے۔ مگر ان کے عقائد میں موسوی شریعت کی پابندی۔ مختلف اختلافات کے ساتھ ضروری تھی۔ اس لئے قیاس اغلب ہے کہ عنانیہ فرقہ بھی انہی سے تعلق رکھتا تھا۔ ایسے فرقوں کو انگریزی میں ایک مجمل نام Judaizing Christian Sects یعنی یہودیہ عیسائی فرقے کہا جاتا ہے۔

پیغام صلح کے تازہ پرچہ میں شیخ صاحب نے ایک نیا گل کھلایا ہے۔ عنوان ملاحظہ ہو۔

یہود کا فرقہ عنانیہ

عنان بن داؤد تو حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا نبی مانتا تھا۔

باریک تحقیقات کا یہ ہے کرشمہ یعنی عنان بن داؤد یہودی بھی تھا۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا کا نبی بھی مانتا تھا۔ کہاں ہیں بڑے بڑے پیغامی؟ ذرا طفیل صاحب پوچھیں کہ قرآن کریم میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر یہودیوں کے اعتراضات کی جو تردید کی گئی ہے۔ کیا وہ نعوذ باللہ محض افتراء ہے۔ کیا قرآن کریم کی تصریحات کے ہوتے ہوئے کوئی شخص باور کر سکتا ہے۔ کہ یہودیوں کا ایک فرقہ ایسا بھی ہے۔ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا کا نبی مانتا تھا۔ اگر کوئی فرقہ ایسا تھا تو بتایئے قرآن کریم نے اس کو کہاں مستثنےٰ قرار دیا ہے؟

اصل بات یہ ہے جیسا کہ شیخ محمد طفیل صاحب نے اپنے مضمون میں قصہ بیان کیا ہے۔ کہ خلیفہ ہارون رشید کے عہد میں عنان بن داؤد جیل میں تھا۔ اور اس نے اپنی رہائی کے لئے اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا تھا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نبی مانتا ہے۔ حالانکہ وہ فی الحقیقت دونوں میں سے کسی کو نبی اللہ نہیں مانتا تھا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو البتہ وہ ایک نیک انسان اور ولی اللہ مانتا تھا۔ جیسا کہ مولوی ابوالعطاء صاحب کے پیش کردہ حوالوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس طرح یہودی انسائیکلوپیڈیا کا جو حوالہ شیخ صاحب نے پیش کیا ہے۔ اس کی حقیقت بھی کھل جاتی ہے۔ ورنہ ایک شخص جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقتاً نبی اللہ تسلیم کرتا ہو۔ اور وحدانیت خدا پر بھی ایمان رکھتا ہو۔ وہ نہ تو صرف کلمہ گویوں میں شامل ہو گا۔ بلکہ جملہ انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے کی وجہ سے کامل الایمان مسلمان ہو گا۔ پھر شیخ صاحب کو مغربی زبانوں کے لفظ (Prophet) سے دھوکا لگتا ہے۔ انگریزی اور دوسری مغربی زبانوں میں یہ لفظ بہت وسیع المعنی ہے۔ اس کے لفظی معنے پیشگوئی کرنے والے کے ہیں۔ اور نبی اللہ کے اس معنے میں عموماً یورپین اس لفظ کو استعمال نہیں کرتے۔ جس معنے میں قرآن کریم میں نبی کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور نہ وہ اسلامی مفہوم سمجھتے ہیں۔ اس لئے یہودی انسائیکلوپیڈیا کے اندراج سے جو یورپین عیسائیوں کی لکھی ہوئی ہے۔ شیخ صاحب کو دھوکا نہیں کھانا چاہیئے۔ پھر عنانیہ فرقہ سے قطع نظر آج بھی امریکہ اور یورپ میں لاکھوں انسان ایسے ہیں۔ جو عیسائی کہلاتے ہیں۔ لیکن حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نبی اللہ نہیں مانتے۔ بلکہ محض ایک نیک انسان مانتے ہیں۔ اس لئے کوئی تعجب نہیں کہ عنانیہ فرقہ کا یہی عقیدہ ہو۔ جو ان حوالوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو مولوی ابوالعطاء صاحب نے پیش کئے ہیں۔

اگر عنان بن داؤد کے اپنے وہ عقائد بھی پیش کئے جائیں۔ جو اس نے اپنی رہائی کی خاطر خلیفہ ہارون الرشید کو بھیجے تھے۔ تو ان سے کچھ بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ ایک مجبور شخص کے الفاظ ہوں گے جو کسی نہ کسی طرح اپنی رہائی چاہتا تھا۔ اس کی تشریح ہم اوپر کر چکے ہیں۔

رخصتانہ

میری نواسی عزیزہ نعیمہ بیگم بی۔ ایس سی بی ٹی بنت خان بہادر مولوی محمد صاحب ایم۔ اے ایل ایل۔ بی ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر سررشتہ تعلیم مدارس کا نکاح عزیزم پروفیسر ثمیل احمد ایم۔ ایس سی۔ ابن مکرم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری ناظر تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ساتھ گزشتہ دنوں ربوہ میں ہوا تھا۔ ۲۸ رجون ۱۹۵۹ء کو بفضلہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کا رخصتانہ مدراس میں ہوا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ رشتہ جانبین و سلسلہ عالیہ کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔

خاکسار عبدالحمید۔ ریلوے آڈیٹر لاہور

مکرم بابو صاحب نے اس خوشی میں ۵ روپے اعانت الفضل ارسال کئے ہیں جزاکم اللہ

منیجر الفضل ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

مَیں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ (حضرت) مرزا صاحب جھوٹے انسان نہیں تھے

وہ یقیناً صادق اور مخلص انسان تھے

جماعت احمدیہ کی واضح اور روشن کامیابیاں اس جماعت کے انتہائی خلوص و صداقت کی دلیل ہیں

مولانا نیاز فتحپوری ایڈیٹر رسالہ نگار لکھنؤ کا ایک محققانہ نوٹ

> "مَیں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مرزا صاحب جھوٹے انسان نہیں تھے۔ وہ واقعی اپنے آپکو مہدی موعود سمجھتے تھے اور یقیناً انہوں نے یہ دعویٰ ایسے زمانہ میں کیا جب قوم کی اصلاح و تنظیم کے لئے ایک ہادی و مرشد کی سخت ضرورت تھی۔"

ہندوستان کے مشہور و معروف ادیب مولانا نیاز فتحپوری صاحب نے حال ہی میں اپنے رسالہ ماہنامہ "نگار" لکھنؤ (ماہ اگست ۱۹۵۹ء) میں "احمدی جماعت" کے عنوان سے ایک نوٹ تحریر کیا ہے جو افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

احمدی جماعت

اب سے تقریباً ۶۰ سال پہلے کی بات ہے جب مناظرہ کی ایک کتاب "سرمہ چشم آریہ" میری نگاہ سے گذری اور یہ تھا میرا اوّلین غائبانہ تعارف اس کتاب کے مصنف جناب مرزا غلام احمد صاحب (بانی جماعت احمدیہ) سے۔ میرے والد کو اس فن سے خاص دلچسپی تھی۔ اور یہ کتاب انہی کے اشارہ سے مَیں نے پڑھی تھی۔ یہ زمانہ میری طالب علمی کا تھا۔ اور بعض معقول اساتذہ کے زیر اثر مذہب کا مجادلانہ ذوق میرے اندر بھی نشو و نما پا رہا تھا۔ اس لئے یہ کتاب مجھے پسند آئی۔ اور بار بار مَیں نے اس کا مطالعہ کیا۔ لیکن یہ مطالعہ صرف کتاب ہی تک محدود رہا۔ اور خود مرزا صاحب کی شخصیت یا ان کی مذہبی تبلیغ و اصلاح پر غور کرنے کا موقعہ مجھے نہ مل سکا۔ کیونکہ اسکی اہلیت و فرصت دونوں مجھے حاصل نہ تھیں۔ اوّل تو مَیں بہت کم سن تھا دوسرے درس نظامی کی "قال اقول" اور اس کی روایت پرستانہ گرفت سے کہاں چھٹکارا تھا کہ مَیں آزادی کے ساتھ کسی مسئلہ پر غور کر سکتا تاہم یہ کتاب مرزا صاحب کی وسعت مطالعہ اور قوت استدلال کا بڑا گہرا اثر میرے ذہن و فکر پر چھوڑ گئی۔ اور عرصہ تک مَیں اس سے متاثر رہا مجھے نہیں معلوم کہ احمدی تحریک کا آغاز اسوقت تک ہو چکا تھا یا نہیں اور اگر ہو چکا تھا تو اسکے مقاصد و دعاوی کیا تھے لیکن اس کے بعد ضرور کوئی نہ کوئی آواز اس جماعت کے متعلق میرے کانوں میں پڑ جاتی تھی۔ اور وہ آواز یکسر مخالفانہ ہوتی تھی۔

> "دوسرا معیار جس سے ہم کسی کی صداقت کو جان سکتے ہیں نتیجۂ عمل ہے۔ سو اس باب میں احمدی جماعت کی کامیابیاں اس درجہ واضح و روشن ہیں کہ اس سے ان کے مخالفین بھی انکار کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اسوقت دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ان کی تبلیغی جماعتیں اپنے کام میں مصروف نہ ہوں۔ اور انہوں نے خاصی عزّت و وقار نہ حاصل کیا ہو"

زمانہ گذرتا گیا اور ختم تعلیم کے بعد بھی عرصہ تک مَیں احمدی تحریک سے بے خبر رہا۔ لیکن اس دوران میں بعض ایسی کتابیں ضرور میری نگاہ سے گذرتی رہیں جو اس تحریک کی مخالفت میں شائع ہوئیں اور یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ مَیں ان سے متاثر بھی ہوا۔ لیکن یہ تاثر زیادہ تر سلبی قسم کا تھا۔ ایجابی نہ تھا۔ کیونکہ جو کچھ مَیں نے سنا وہ مخالفین کی زبان سے سنا۔ خود اس جماعت کے لٹریچر کی طرف سے مَیں بالکل خالی الذہن تھا۔

ان کتابوں نے بعض عجیب و غریب باتیں میرے ذہن نشین کرا دی تھیں مثلاً یہ کہ جماعت اپنے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتی۔ انکی مسجدیں اور نمازیں جمہور سے علیحدہ و مختلف ہیں۔ وہ غیر احمدی جماعتوں سے رشتہ مصاہرت بھی قائم نہیں کرتے۔ نیز یہ کہ مرزا صاحب ختم نبوت کے قائل نہ تھے۔ اپنے آپ کو مثیل مسیح یا مہدی موعود کہتے تھے۔ وحی و الہام کا مہبط بھی قرار دیتے تھے۔ اور برطانوی حکومت کی حمایت حاصل کرنا انکی تحریک کا حقیقی مقصد تھا۔

اس میں شک نہیں ان میں سے بعض باتیں مجھے پسند نہیں آئیں اور مَیں اس تحریک کو بہ نظر استخفاف دیکھتا رہا۔ لیکن جب اس کے بعد مَیں نے دائرہ تقلید و روایات سے ہٹ کر غایت مذاہب کا مطالعہ شروع کیا اور انہی علماء اسلام کے اقوال افعال و کردار کو پیش نظر رکھا جو اس تحریک کے سخت دشمن تھے۔ تو مَیں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اگر احمدی جماعت گمراہ ہے تو غیر احمدی جماعتیں اور انکے اکثر علماء (خواہ وہ سنی ہوں یا شیعہ، مقلد ہوں یا غیر مقلد، اہل قرآن ہوں یا اہل حدیث) کہیں زیادہ گمراہ ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ کو خاتم النبیین ماننے کے بعد بھی وہ اسوۂ نبوی کا اتنا احترام نہیں کرتے جتنا احمدی جماعت باوجود انکار ختم نبوت کے (حالانکہ یہ الزام صحیح نہیں) کرتی ہے۔

اگر اسلام کی صحیح روح محض بلندیٔ اخلاق و انسانیت پرستی ہے جس کا تعلق یکسر عملی زندگی سے ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلمانوں کی ایک بے عمل جماعت کو تو ہم سچا مسلمان سمجھیں اور دوسری با عمل جماعت کو کافر و غیر مسلم قرار دیں۔ محض اس لئے کہ اس کا بانی و موسس کچھ ایسی باتیں کہتا ہے جو ناقابل قبول معلوم ہوتی ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ دنیا کا کوئی مذہب ایسا نہیں جو چند مخصوص شعائر و معتقدات نہ رکھتا ہو۔ لیکن حقیقی مقصود محض اصلاح اخلاق ہے۔ اور عبادات و معتقدات صرف ذریعہ ہیں، تمدن و معاشرہ کی تنظیم اور اخوت و انسانیت کی ترویج و اشاعت کا۔

پھر اس حقیقت کے پیش نظر آپ مسلم جمہور اور ان کے علماء کے حالات و کردار کا مطالعہ کریں گے، تو صورت حال بالکل "واژگوں" نظر آئے گی۔ کیونکہ انکے نزدیک اسلام کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ چند مابعد الطبیعاتی عقائد کو تسلیم کر کے رسمی عبادت کر لی جائے اور حیثیت اجتماعی کے مسائل خیر و فلاح کو خدا پر چھوڑ دیا جائے۔ حالانکہ خدا نے یہ چیز خود انسان پر چھوڑ دی تھی۔

(لیس للانسان الا ما سعیٰ)

اس سلسلہ میں جب مَیں نے مسلمانوں کی دوسری جماعتوں کا مطالعہ کیا تو عملی زندگی اور اصلاحی جدو جہد کے لحاظ سے کئی جماعتیں سامنے آئیں بوہرہ، میمن، خوجہ، بہائی اور احمدی۔ ان میں سے اولی الذکر تین جماعتوں کو مَیں نے نظر انداز کر دیا کیونکہ وہ ایک مخصوص دائرہ کے اندر محدود ہیں۔ جس میں کوئی غیر شخص داخل نہیں ہو سکتا۔ بہائیوں کا دائرۂ عمل بے شک زیادہ وسیع ہے۔ اور عقائد سے قطع نظر اخلاقی حیثیت سے اس کی وسعت نظر مجھے پسند آئی لیکن چونکہ یہ عجمی تحریک ہے اور سرزمین ہند سے اس کا کوئی تعلق نہیں اس لئے اس کی کامیابی یہاں مجھے مستبعد نظر آئی۔ اب رہ گئی تھی صرف احمدی جماعت سو بے اختیار میرا جی چاہا کہ ان کی زندگی کا قریب تر مطالعہ کرنے کی غرض سے خود قادیان جاؤں لیکن افسوس ہے کہ یہ ارادہ فی الحال پورا نہ ہو سکا۔ (ممکن ہے کبھی پورا ہو جائے) اور ان کا لٹریچر فراہم کر کے اس کا مطالعہ شروع کیا۔

پھر بھی میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ از اوّل تا آخر مَیں نے اس کا سارا لٹریچر پڑھ لیا ہے، لیکن جتنا کچھ میسر آیا وہ بھی نتیجہ تک پہنچنے اور صحیح رائے قائم کرنے کے لئے کافی تھا۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے انکے معتقدات میرے سامنے آئے اور ان میں کوئی بات مجھے ایسی نظر نہ آئی جو جمہور مسلم کے معتقدات کے منافی ہو یعنی مسلمان ہونے کی جو شرطیں دوسری مسلمان جماعتوں میں ضروری قرار دی جاتی ہیں۔ وہی ان کے ہاں بھی ہیں۔ اور اگر ان کے اس عقیدہ کو نظر انداز کر دیا جائے کہ مرزا غلام احمد مثیل مسیح یا مہدی موعود تھے تو تمام

> "کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کامیابیاں بغیر انتہائی خلوص و صداقت کے آسانی سے حاصل ہو سکتی تھیں؟ کیا یہ جذبۂ خلوص و صداقت کسی جماعت میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر اسے اپنے ہادی و مرشد کی صداقت پر یقین نہ ہو اور کیا وہ ہادی و مرشد اتنی مخلص جماعت پیدا کر سکتا تھا۔ اگر وہ خود اپنی جگہ صادق و مخلص نہ ہوتا۔"

عقائد و شعار میں یکساں ہیں۔
میں نے ان کی تفاسیر دیکھیں۔ ان کا استناد بالاحادیث دیکھا۔ ان کی کتب تاریخ و سیر کا مطالعہ کیا لیکن ان میں کوئی بات ایسی نظر نہیں آئی جو مسلّمہ جمہور کے خلاف ہو۔ یہاں تک کہ انکارِ ختم نبوت کا الزام بھی مجھے بالکل غلط نظر آیا۔
رہا دعویٔ مہدویت سو اس سے انکار کی بھی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ جب کہ خود کلام مجید سے ہر زمانہ اور ہر قوم میں کسی نہ کسی ہادی و مصلح کا پیدا ہونا ثابت ہے اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مرزا صاحب جھوٹے انسان نہیں تھے۔ وہ واقعی اپنے آپ کو مہدیٔ موعود سمجھتے تھے۔ اور یقیناً انہوں نے یہ دعویٰ ایسے زمانہ میں کیا جب قوم کی اصلاح و تنظیم کے لئے ایک ہادی و مرشد کی سخت ضرورت تھی۔ علاوہ اس کے دوسرا معیار جس سے ہم کسی کی صداقت کو جان سکتے ہیں نتیجۂ عمل ہے۔ سو اس باب میں احمدی جماعت کی کامیابیاں اس درجہ واضح و روشن ہیں کہ اس سے ان کے مخالفین بھی انکار کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اس وقت دُنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ان کی تبلیغی جماعتیں اپنے کام میں مصروف نہ ہوں اور انہوں نے خاص عزت و وقار حاصل نہ کر لیا ہو۔ پھر کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کامیابیاں بغیر انتہائی خلوص و صداقت کے آسانی سے حاصل ہو سکتی تھیں۔ کیا یہ جذبۂ خلوص و صداقت کسی جماعت میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر اسے اپنے ہادی و مرشد کی صداقت پہ یقین نہ ہو اور کیا وہ ہادی و مرشد اتنی مخلص جماعت پیدا کر سکتا تھا اگر وہ خود اپنی جگہ صادق و مخلص نہ ہوتا۔

بہرحال اس سے انکار ممکن نہیں۔ کہ مرزا صاحب بڑے مخلص انسان تھے اور یہ محض ان کے خلوص کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں کی بے عمل جماعت میں عملی زندگی کا احساس پیدا ہوا اور ایک مستقل حقیقت بن گیا۔

دمید دانہ و بالید و آشیانہ گشت

ماہنامہ نگار لکھنؤ
بابت اگست ۱۹۵۹ء
ص۲ و ص۳ و ص۴

اسلامی آداب

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

قرآن کریم میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کے لئے نمونہ قرار دیا گیا ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اُسوۃٌ حسنۃ (احزاب ع ۳) کہ اے مسلمانو! تمہارے لئے اللہ تعالےٰ کے رسول میں ایک اعلےٰ نمونہ ہے اور تمہیں اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ مگر موجودہ زمانہ میں مسلمان کہلانے والے بھی اُن آداب کو ترک کرتے جا رہے ہیں جو کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اختیار فرمائے اور اپنے اصحاب میں جاری کئے اور اگر ان آداب کی طرف توجہ دلائی جائے تو اُسے معمولی بات خیال کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ طریق اور آداب کو ایک ایک کر کے چھوڑ دیں گے تو پھر دین ہمارے اندر کیسے قائم ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل فرمایا کرتے تھے کہ دہلی کے ایک بزرگ خاندان کی ایک عورت نے خیال کیا کہ فرض تو اللہ کے ہوئے اور سنت رسولؐ کی یہ نفل کیا ہیں یہ خیال کر کے نفل چھوڑ دئیے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد خیال کیا کہ رسول بھی خدا کے منوانے کے لئے ہوتے ہیں یہ سنت کیا ہوئی اصل فرض ہیں یہ خیال کر کے سنتیں بھی چھوڑ دیں۔ پھر کوئی وقت آیا کہ فرض بھی چھوڑ دئیے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دین کی باتوں کو چھوٹا سمجھ کر اگر انسان چھوڑتا جائے تو سارا دین چھوٹ جائے گا۔

اسلامی آداب میں سے ایک ہدایت بالایامن بھی ہے۔ یعنی ہر کام کو شروع کرتے وقت دائیں جانب کو ترجیح دینا۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کاموں میں دائیں جانب کو ترجیح دیتے تھے اور پسند فرماتے تھے فی طھورہٖ وترجلہٖ وتنعلہٖ وضو فرماتے تو دائیں اعضاء کو پہلے دھوتے۔ کنگھی کرتے تو دائیں طرف سے شروع فرماتے۔ جوتی پہنتے تو پہلے دایاں پاؤں جوتی میں ڈالتے۔ غرضیکہ سب کاموں میں آنجنابؐ یہ طریق اختیار کرتے (متفق علیہ)
(مشکوٰۃ باب سنن الوضوٗ)

کھانے پینے کے مواقع پر بھی آنجنابؐ کا یہی طریق تھا کہ دائیں جانب کو ترجیح دیتے مگر آجکل خوشی کی تقریبات پر دیکھا گیا ہے کہ احباب اس بات کا خیال نہیں رکھتے مگر حضرت رسول مقبول صلعم ان باتوں کا مجالس میں بھی خیال رکھتے تھے اور اسلامی آداب کو قائم فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک موقعہ پر آنحضور صلعم کے لئے بکری کا دودھ دوہا گیا اور آنحضرت کے حضور پیالہ پیش کیا گیا۔ آنجنابؐ نے اس سے پیا۔ آپ کے بائیں حضرت ابوبکرؓ بیٹھے تھے اور دائیں طرف ایک دیہاتی شخص بیٹھا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہؐ ابوبکرؓ کو پیالہ دیدیں۔ مگر رسول اللہ صلعم نے دیہاتی کو جو دائیں طرف بیٹھا تھا اسے پیالہ دیدیا اور فرمایا الایمن فالایمن وفی روایۃ الایمنون الایمنون الا فیمنوا (متفق علیہ) کہ دائیں جانب پھر دائیں جانب یعنی علیکم بالیمن فالایمن اور ایک روایت میں ہے کہ دائیں جانب والے دائیں جانب والے۔ نیز فرمایا اے لوگو سن رکھو دائیں جانب والوں کو ترجیح دیا کرو۔ اس روایت کو بخاری اور مسلم دونوں نے بیان کیا ہے۔

نیز (۲) حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کو ایک موقعہ پر پیالہ دیا گیا اور آنجنابؐ نے اس سے پیا اور آپ کے دائیں جانب چھوٹا لڑکا بیٹھا تھا اور قوم کے بزرگ بائیں جانب بیٹھے تھے۔ آنحضرتؐ نے لڑکے سے پوچھا کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں بزرگوں کو پیالہ دیدوں۔ اس لڑکے نے کہا۔ "ماکنت لاوثر بفضل منک احداً یارسول اللّٰہ فاعطاہ ایاہ" (متفق علیہ) کہ اے اللہ کے رسول میں یہ قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں کہ حضور کا تبرک کسی اور کو دیدیا جائے اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ اس لڑکے کو دیدیا۔
(مشکوٰۃ باب الاشربہ ص ۳۶۲)

اور (۳) باب المعجزات میں ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلعم کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانے لگا تو آنجنابؐ نے فرمایا "کل بیمینکَ" دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا مجھ سے ایسا نہیں ہو سکتا۔ لا استطعت راوی کہتا ہے یہ شخص دائیں ہاتھ سے محض کبر اور غرور کی وجہ سے نہ کھاتا تھا۔ پھر راوی کہتا ہے کہ آنحضرتؐ کے لا استطعت کہنے کے نتیجہ میں یہ شخص پھر اپنا دایاں ہاتھ اپنے منہ تک نہ اٹھا سکا۔ (ص ۵۲۸)
ان احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم کو الایمن فالایمن یعنی دائیں جانب کا کتنا خیال تھا اور آپؐ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا الا فیمنوا کہ اے لوگو! سن رکھو کہ دائیں جانب کو ترجیح دیا کرو۔
ہمارے احباب کو چاہیئے کہ آنحضرت صلعم کے اسوہ حسنہ کو اختیار کریں۔ اور آنجنابؐ کے طریق پر دائیں جانب کو اپنے کاموں میں ترجیح دیا کریں۔ اور مجالس اور تقریبات میں اس کا خیال رکھا جائے۔

انصار اللہ کا "سالانہ اجتماع"

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے۔ انشاء اللہ انصار اللہ کے قیام و طعام کے انتظامات کیلئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ کام اراکین انصار اللہ کے تعاون سے ہی سرانجام پا سکتا ہے۔ لہٰذا احباب کرام سے گزارش ہے کہ وہ سالانہ اجتماع کا چندہ باشرح جلد تر بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تاکہ بروقت انتظامات میں سہولت رہے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ہستی باری تعالیٰ کے متعلق روسی چیلنج اور اُس کا جواب

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

کراچی کے انگریزی روزنامہ "Dawn" مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۵۹ء میں ذیل کی خبر شائع ہوئی:۔

MOSCOW'S Challenge to God Almighty

LONDON, July 15: Moscow Radio last night challe[nged] God to work a mira[cle]. "What sort of a god i[s] he, if he cannot wor[k] ... prove his existence?" said a Moscow home service broadcast monitored here. "If Almighty God really does exist, why does He not work at least one real miracle, so that no one could have any doubt [of] his reality."

"DAWN" - KARACHI
JULY 16

یعنی ماسکو ریڈیو مطالبہ کرتا ہے کہ اگر کوئی خدا ہے تو اسے اپنی ذات اور ہستی کو خود ثابت کرنا چاہیئے۔ اسے کم از کم کوئی ایسا معجزہ دکھانا چاہیئے۔ جس کے بعد اس کے وجود کے بارے میں کسی کو شک کی گنجائش نہ رہے۔ وہ کیسا خدا ہے جو اپنے وجود کو ثابت نہیں کر سکتا۔

ہر سچائی کے منکر کو یہ حق ہے کہ وہ اس کے ثبوت کا مطالبہ کرے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وجود کے قائل نہیں ان کو حق پہنچتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ماننے والوں سے اس کی ہستی کے ثبوت کا مطالبہ کریں۔ اور تمام وہ لوگ جو خدائے برحق پر ایمان لاتے ہیں۔ اس ثبوت کے پیش کرنے کے مکلف ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر ہستی باری تعالیٰ کے قائلین منکرین کی تسلی نہ کر سکیں اور خدائے قادر مطلق کے موجود ہونے پر کوئی اطمینان بخش برہان پیش نہ کر سکیں تو دہریوں کو یہ کہنے کا حق ہوگا کہ ہمارے مطالبہ کے باوجود خدا کی ہستی کے قائلین عاجز رہ گئے۔ پس یہ روسی چیلنج درحقیقت تمام مذاہب اور ادیان کے پیروؤں کے نام ہے اور اس چیلنج کی غرض بظاہر یہ ہے کہ دنیا میں الحاد و بے دینی کو فروغ دیا جائے۔ اور جو لوگ پیدائشی طور پر خدا تعالیٰ کی ہستی کے قائل چلے آتے ہیں ان کے دلوں میں بھی شکوک و شبہات پیدا کئے جائیں۔

روس کے اس چیلنج سے ساری دنیا دو حصوں میں منقسم ہو جاتی ہے۔ (۱) خدا پرست اہلِ مذاہب (۲) منکرین ہستی باری تعالیٰ۔ صحیح موقف تو یہ ہے کہ تمام مذاہب مجموعی طور پر اس چیلنج کا جواب دیں کیونکہ اس کی زد ہر مذہب پر پڑتی ہے۔ اگر یہ درست ثابت ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی محض ایک وہم ہے۔ اس کی کوئی اصلیت اور حقیقت نہیں ہے تو کوئی مذہب بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ اس چیلنج کا حقیقی جواب صرف زندہ مذاہب کی طرف سے دیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس دینِ اسلام کی طرف سے روسی چیلنج کا جواب دیں۔ جو واحد زندہ عالمگیر مذہب ہے۔ اور جس کی زندگی کے ثبوت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر زمانہ میں شواہد و بیّنات قائم ہوتے رہے ہیں۔ اور آج بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادہ برحق کے ذریعہ اس کا ناقابلِ تردید ثبوت فراہم فرمایا ہے۔

دوسرے مذاہب کے لوگ پرانے زمانوں کا ایک ماجرا سنایا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ رشیوں پر ظاہر ہوا تھا۔ اس نے ان سے کلام کیا تھا۔ اس نے نبیوں کے لئے تجلی فرمائی تھی اور ان پر اپنی وحی نازل کی تھی۔ مگر یہ سب کچھ آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گیا ہے اور آج زندہ اور قادرِ مطلق ہونے کے باوجود وہ اپنے کسی مقرب سے ہم کلام نہیں ہوتا اور اپنے کسی پیارے اور محبوب پر وحی نازل نہیں کرتا یہ سب باتیں اب قصۂ پارینہ ہو چکی ہیں۔ اور ان کی کوئی مثال اور کوئی نمونہ دنیا کے اس آخری دور میں نہیں دکھایا جا سکتا خدا نے خود اس بابِ وحی و مکالمہ کو مسدود کر دیا ہے

مذاہبِ عالم کا یہ عقیدہ منکرین ہستی باری تعالیٰ کے ہاتھ میں ایک زبردست ہتھیار ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ خدا جس میں قوتِ گویائی پائی جاتی ہے۔ اور جس کے شیریں مکالمہ کے لئے اس کے عاشقوں کے دلوں میں انتہائی تڑپ ہے اور منکرین پر اتمامِ حجت کے لئے اس کا کلام اپنی جگہ پر خود ایک بنیادی ضرورت ہے۔ مگر بایں ہمہ جب وہ مکالمہ منقطع ہو چکا ہے۔ کوئی مذہب اسے دس ہزار سال سے بند قرار دیتا ہے اور کوئی مذہب چار ہزار یا دو ہزار یا ایک ہزار سال سے اس کے دروازوں کو مسدود ٹھہراتا ہے۔ تو کس طرح باور کیا جا سکتا ہے کہ اب بھی خدا موجود ہے؟ اور پھر اس کا بھی کیا ثبوت ہے کہ فی الواقع وہ اپنے رشیوں اور نبیوں سے ہم کلام ہوا تھا؟

عیاں ہے کہ اس اندازِ خطاب میں منکرین اور ملحدین کا پلڑا بھاری نظر آتا ہے اس لئے تمام وہ مذاہب جو خدا کے مکالمہ اور اس کی وحی پر مہر لگا چکے ہیں۔ وہ روسی چیلنج پر گنگ رہیں گے۔ اور کوئی حقیقی جواب نہ دے سکیں گے۔

اسلام کی طرف سے یہ اعلان ہے کہ خدا تعالیٰ کی کوئی قوت شل نہیں ہوتی وہ آج بھی اپنے پیاروں اور مقدسوں سے اسی طرح ہمکلام ہوتا ہے۔ اور ان پر اپنی مرضی کو ظاہر فرماتا ہے۔ جس طرح وہ صدیوں پیشتر گزشتہ انبیاء و مرسلین سے ہمکلام ہوتا رہا۔ اور ان پر اپنی مرضی ظاہر فرماتا رہا۔ قرآن مجید نے جابجا خدا کے مکالمہ اور وحی اور فرشتوں کے نزول کی مسلمانوں کو بشارت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل کے بچھڑے کی پرستش کرنے کو ان کی نادانی قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے۔ اولا یرون انہ لایکلمھم ولا یھدیھم سبیلا۔ کہ افسوس ان لوگوں نے اتنا بھی غور نہ کیا کہ وہ بچھڑا نہ ان سے ہمکلام ہوتا تھا اور نہ انہیں کامیابی و کامرانی کے راستہ کی طرف راہنمائی کرتا تھا اس کے باوجود اسے اپنا معبود قرار دے کر اسے پوجنے لگ گئے۔ معبود تو وہ ہوتا ہے جو اپنے پرستاروں سے بات کرتا ہے اور ان کی حاجت روائی فرماتا ہے۔ اور ان کی ہدایت کے سامان کرتا ہے۔ پس صحیح اسلامی عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کا مکالمہ بند نہیں ہے۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور یہ امر خود اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک زندہ ثبوت ہے۔

مادی آنکھوں سے نظر نہ آنے والی چیز کا وجود عقلی دلائل اور اس کی تاثیرات سے پہچانا جاتا ہے۔ خدا وراء الوریٰ غیر محدود ہستی ہے۔ وہ اللطیف الخبیر ہے۔ اس کی ہستی کا ایک بڑا عقلی ثبوت تو یہ کارخانۂ قدرت ہے۔ جو اپنی محکم ترتیب اور سلسلۂ علت و معلول کے لحاظ سے ایک اعلیٰ اور برتر مدبر ہستی کے وجود پر گواہ ہے۔ مادی ترقیات اور نئی ایجادات کی روشنی میں غور کرنیوالے بھی آخر اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ یہ جہان نہ خود بخود موجود ہوا ہے نہ خود بخود قائم ہے اور نہ خود بخود فنا پذیر ہوگا۔ مگر ہنوز اکثر ترقی یافتہ اقوام مادہ پر انحصار کر رہی ہیں۔ اور ان کی نظریں اس بالا و برتر لطیف ہستی کی طرف سے بند ہیں۔ جو اس ساری کائنات کا سرچشمہ اور جو اس نظام کے آخری سرے کو تھامے ہوئے ہے۔ وان الیٰ ربک المنتھیٰ۔

دوسرا ثبوت اس کی ہستی کا وہ قدرت نمائی ہے جو انبیاء کے ذریعہ سے اکنافِ عالم میں وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی رہی ہے اور آج بھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ اسی الٰہی قدرت نمائی کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں:

لاتا ہے وہ بلا کر سو سو نشاں دکھا کر
مجھ کو جو اس نے بھیجا بس مدعا یہی ہے

اس دورِ الحاد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت خود ایک معجزہ ہے۔ اور پھر آپؑ کے ذریعہ سے صدہا خارق عادت معجزات کا ظہور اللہ تعالیٰ کے قادرِ مطلق ہونے پر زبردست برہان ہے۔ عقلی دلائل سے اگر امکانِ ذاتِ باری تعالیٰ ثابت ہوتا ہے تو اس کے مکالمہ اور وحی سے اسی کا ناطق اور قطعی موجود ہونا پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے اور زندہ معجزات اور ہر زمانہ کے بیّنات اس کی ہستی کے تواتر پر گواہی دیتے ہیں۔ راستبازوں کی تائید و نصرت اور اس کے بارے میں قبل از وقت اطلاعات اللہ تعالیٰ کے علیم و خبیر ہونے کی پختہ ترین دلیل ہے۔ (باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

مسجد فرانکفورٹ کی تعمیر کے لئے

شورکوٹ کی چار احمدی مستورات نے اپنی اپنی طلائی انگوٹھی پیش کر دی

مکرمی محمود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شورکوٹ ضلع جھنگ نے اطلاع دی ہے کہ شورکوٹ کی احمدی مستورات نے مسجد فرانکفورٹ کی تعمیر میں حتی المقدور حصہ لیا ہے اور مندرجہ ذیل چار مستورات نے خصوصاً سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی اپنی طلائی انگوٹھی چندہ میں پیش کر کے اپنے ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کیا ہے۔

(۱) محترمہ حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ صاحبہ مکرمی حکیم محمد زاہد صاحب طلائی انگوٹھی وزنی تین ماشہ چندہ میں دی ہے

(۲) محترمہ سرور بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبہ مکرمی عبدالرحمٰن صاحب " ایک ماشہ "

(۳) محترمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبہ مکرمی محمود احمد صاحب سیکرٹری مال (بنت مرزا برکت علی صاحب مرحوم آف قادیان دارالامان) " ایک ماشہ "

(۴) محترمہ امۃ القدیر بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبہ مکرمی بشیر احمد صاحب (بنت مکرمی مرزا برکت علی صاحب مرحوم آف قادیان دارالامان) " ایک ماشہ "

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان سب پر اور ان کے خاندان پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرماتا رہے، اور ان کی اولادوں کو بھی اپنے فضل سے خادم دین بنائے اور انہیں سلسلہ کے لئے ہر قسم کی قربانی کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

دوسری بہنوں کو بھی چاہیئے کہ وہ قربانی کے میدان میں آگے بڑھ کر ثواب دارین حاصل کریں۔ ([illegible] ضلع جھنگ)

علاقائی قائدین کی فوری توجہ کے لئے

انشاء اللہ اس سال بھی تربیتی کلاس کا انعقاد سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ سے قبل ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں قائدین علاقائی سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے علاقہ جات میں تربیتی کلاس کا اجراء کرنے کی کوشش کریں تا کہ اصل تربیتی کلاس جو مرکز میں منعقد ہونے والی ہے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مخصوص ہدایات کے ماتحت جس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اس سے متوقع نتائج برآمد ہو سکیں اور اس سے خدام احمدیت صحیح طور پر مستفید ہو سکیں اور مرکزی تربیتی کلاس سے تعلیم اور استفادہ کرنے والے خدام دوسروں کے لئے مشعل راہ کا کام دے سکیں۔ آمین

تربیتی کلاس کی اہمیت آپ پر عیاں ہے۔ اس کا قیام محض اسی بناء پر حضور اقدس نے پسند فرمایا تھا کہ نوجوانان احمدیت مرکز میں آ کر ایک تو مرکزی برکات سے مستفید ہوں۔ دوسرے یہاں سے تعلیم حاصل کر کے جو خالص دینی اور اخلاقی ہوگی دوسروں کے معلم بنیں اور دوسروں تک احمدیت کی صحیح صحیح تعلیمات پہنچا سکیں۔ اس کلاس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ پہلے قائدین اپنے اپنے علاقوں میں ان کلاسز کا اہتمام کریں اور ان میں جس قدر زیادہ سے زیادہ خدام کی شرکت ممکن ہو کوشش کی جائے کہ وہ شریک ہوں اور پھر ان کلاسز کے نتائج کے پیش نظر اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہونے والوں کو مرکزی تربیتی کلاس کے لئے منتخب کر کے ان کی اطلاع مرکز کو دی جائے۔

ان کلاس کے نتائج کی اطلاع مرکز کو ۱۵ ستمبر تک پہنچ جانی چاہیئے تا کہ مرکز اس انتخاب کو مدنظر رکھتے ہوئے صحیح طور پر پروگرام مرتب کر سکے۔

امید ہے قائدین اس امر کی طرف خصوصی توجہ منعطف فرمائیں گے اور مجلس مرکزیہ کو جلد از جلد مطلع فرمانے کی کوشش کریں گے کہ ان کلاسز کا اجراء کر دیا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مہتمم تعلیم و ذہانت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تصحیح

(۱) الفضل ۸ جولائی ۵۹ء میں امۃ الحفیظ صاحبہ کی وصیت شائع ہوئی ہے جس میں ان کی قوم غلطی سے جٹ شائع ہوئی ہے ان کی قوم بٹ ہے۔

(۲) الفضل ۷ اگست ۵۹ء میں وصیت نمبر ۱۵۴۰۲ کا نام حوالدار منظور احمد شائع ہوا ہے حالانکہ ان کا نام حوالدار منور احمد ہے۔ (۳) الفضل ۷ اگست ۵۹ء میں محمد دین صاحب وصیت نمبر ۱۵۴۰۱ کی وصیت شائع ہوئی ہے۔ وصیت کے آخر میں العبد کے نیچے غلطی سے محمد دین کی بجائے عمر دین نام شائع ہوا ہے۔ احباب تصحیح فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء منظور کئے جاتے ہیں۔ احباب نوٹ فرمائیں۔ (ناظر اعلیٰ)

لطیف نگر فارم ضلع تھرپارکر

چوہدری غلام احمد صاحب۔ پریذیڈنٹ
چوہدری محمد یوسف صاحب۔ سیکرٹری مال
" محمد علی صاحب " امور عامہ
" محمد علی صاحب اسسٹنٹ منیجر " اصلاح وارشاد

خدا آباد گرگیز ضلع حیدر آباد

میاں گھنور خانصاحب۔ سیکرٹری مال

پھلو وینس ضلع سرگودھا

سکندر ولد مہر۔ سیکرٹری مال

میاں چنوں ضلع ملتان

چوہدری عبد المجید صاحب دیو آنہ } سیکرٹری اصلاح وارشاد

پیرو چک ضلع سرگودھا

محمد یار صاحب۔ پریذیڈنٹ
علی محمد صاحب زرگر سیکرٹری مال
غلام سرور صاحب " اصلاح وارشاد

چاہ جوگی ضلع سرگودھا

غلام قادر خانصاحب۔ پریذیڈنٹ
ڈاکٹر خلیل احمد صاحب۔ سیکرٹری مال

چک ۳۰۴ ج ب ضلع لائلپور

چوہدری احمد دین صاحب۔ پریذیڈنٹ
منشی عبد الرحمٰن صاحب۔ سیکرٹری مال

چک ۱۳۲ ر ب ساہووال ضلع لائلپور

چوہدری بشیر احمد صاحب۔ پریذیڈنٹ
" " امین
چوہدری محمد ادریس احمد صاحب۔ سیکرٹری مال
" " محاسب

چک ۱۴۶ ر ب کھیوا ضلع لائلپور

چوہدری فیض احمد صاحب پنشنر پریذیڈنٹ
" سیکرٹری مال
" محاسب
چوہدری شریف احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ
" " اصلاح وارشاد
میاں نواب الدین صاحب سیکرٹری تعلیم
" " وقام الصلوٰۃ

چک ۱۴۷ ر ب جوہڑی ضلع لائلپور

چوہدری محمد شفیع صاحب نمبردار پریذیڈنٹ
" " امین
میاں نعمت علی صاحب۔ سیکرٹری مال
چوہدری بشیر محمد صاحب " اصلاح وارشاد
" " تعلیم
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آڈیٹر

چک ۲۳۳ ر ب کوٹھی جھنڈا سنگھ والہ ضلع لائلپور

چوہدری نور محمد صاحب پریذیڈنٹ
چوہدری دوست محمد صاحب سیکرٹری مال
" " امور عامہ
" " تعلیم
" " اصلاح وارشاد
" " زراعت

بہار نگ ۱۲۶ رکھ ضلع لائلپور

منشی نذیر حسین صاحب پریذیڈنٹ
عبد الغنی صاحب۔ سیکرٹری مال

راجہ جنگ ضلع لاہور

چوہدری محمد عیسےٰ صاحب پریذیڈنٹ
" سیکرٹری مال
مولوی عبد الواحد صاحب " اصلاح وارشاد

رسالپور چھاؤنی ضلع پشاور

مولوی کرم دین صاحب پنشنر۔ سیکرٹری مال

منڈی رائے ونڈ ضلع لاہور

شیخ محمد انور صاحب پریذیڈنٹ
غلام محمد صاحب۔ سیکرٹری مال
صوفی احمد دین صاحب " اصلاح وارشاد

چک ۸۴ ج ب ضلع لائلپور

میاں جان محمد صاحب۔ پریذیڈنٹ
" سیکرٹری اصلاح وارشاد
چوہدری عبد الرحمٰن صاحب۔ " مال
" دین محمد صاحب " امور عامہ
" محمد یعقوب صاحب " زراعت
میاں عبد الرحیم صاحب۔ امین

شہزادہ ضلع سیالکوٹ

ماسٹر محمد مولاداد صاحب۔ پریذیڈنٹ
چوہدری علی محمد صاحب۔ سیکرٹری مال

(باقی)

شہر قصور کو بچانے کیلئے راوی پر چھ (۶) چھوٹے بند بنا دیئے گئے

سردیوں میں ایک نالہ کھود کر دریا کا رخ بدلا جائے گا

لاہور ۱۹ اگست۔ محکمہ انہار کے عملہ نے شرق پور کے قصبہ اور اس کے گردونواح کی زیر کاشت اراضی کو " دریا برد " ہی سے بچانے کے لئے راوی میں گزشتہ ایک ڈیڑھ ماہ میں چھ چھوٹے چھوٹے بند بنائے ہیں۔

ان چھ بندوں کے باعث دریا میں پانی کا رخ قدرے تبدیل ہو گیا ہے اور اس بنا پر خاص رقبہ دریا برد ہی سے بچ گیا ہے۔ اس لئے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ایسے ہی مزید چھ بند بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے

راوی میں شرق پور کے نزدیک پانی کا رخ بدلنے کے لئے شیشم کے درختوں کی ٹہنیوں سے یہ بند سیلاب کمیشن کی نگرانی میں بنائے گئے ہیں۔ ان پر اب تک تقریباً ستر ہزار روپے خرچ آ چکے ہیں اور مزید چھ بندوں پر اتنی ہی رقم خرچ کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔

کل صبح لاہور ڈویژن کے کمشنر مسٹر بی اے قریشی نے محکمہ انہار کے ایڈیشنل چیف انجینئر اور سیلاب کمیشن کے سیکرٹری مسٹر ایس اے مجید کے ہمراہ اس علاقہ کا معائنہ کیا اور متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ شرق پور کے قصبہ کو دریا برد ہی سے بچانے کے لئے بلاتاخیر مزید بند بنائے جائیں۔

اس موقع پر محکمہ انہار کے انجینئروں نے کمشنر کو بتایا کہ راوی میں پانی کا رخ بدلنے کے لئے اس وقت درختوں کی مضبوط ٹہنیوں سے جو بند بنائے جا رہے ہیں وہ عارضی اقدامات کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مستقل انتظام کا منصوبہ پر چند لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ تاہم پھر یہ قصبہ اور اس کے گردونواح کی سینکڑوں ایکڑ اراضی دریا برد ہی سے محفوظ ہو جائے گی۔

دریا غائب ہو گیا

سینٹ ہاگو (چلی) ۱۹ اگست چلی میں موسمی بارشوں کی وجہ سے ایک علاقے میں اتنی چٹانیں گری ہیں کہ ایک دریا بالکل غائب ہو گیا ہے۔ ان چٹانوں کی وجہ سے آٹھ اشخاص بھی ہلاک ہوئے ہیں۔ بہت سے راستے بند ہو گئے ہیں۔ اور املاک کو بھی اچھا خاصا نقصان پہنچا ہے

وزارت صحت کے افسروں پر مقدمہ

کراچی ۱۹ اگست سپیشل جج (انٹی کرپشن) مسٹر کے ایم مرزا کی عدالت میں وزارت صحت کے اسسٹنٹ سیکرٹری مسٹر اقبال حسن قریشی اور ان کے سپرنٹنڈنٹ سیکرٹری مسٹر ولایت محمد بھٹی کے خلاف چھہتر ہزار سات سو باسی روپے دو آنے کی مالیت کا خشک دودھ اور گھی (جو امریکی امداد کی صورت میں پاکستان کو ملے تھے) خرد برد کرنے کے الزام میں مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ امروزہ سماعت کے دوران میں استغاثہ کے تین گواہوں کے بیانات قلم بند کئے گئے اس سے پہلے ایک شریک ملزم سید علی احمد پرویز جو وزارت صحت میں اسسٹنٹ بھی ہیں۔ وعدہ معاف گواہ بن گئے تھے۔

استغاثہ کے مطابق ملزموں کو یہ امریکی امداد پاکستان میں غریب اور ضرورت مند اشخاص کو سپلائی کرنے کا کام سونپا گیا تھا الزام یہ ہے کہ ملزم یہ اشیاء ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز سے لے کر اپنے استعمال میں لے آئے تھے۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرے لڑکے انوار الحق کو سینہ پر چوٹ آ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہے اور بخار بھی ہو گیا ہے نیز میری بیوی بھی بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے، جس کی وجہ سے خاکسار بہت پریشان ہے، احباب جماعت ہر دو کے لئے درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت عطا فرمائے

(شیخ محمد شریف سیکرٹری مسلم جنرل سٹور صدر بازار اوکاڑہ منٹگمری)

(۲) میرا لڑکا حمید احمد درد کی شدت کی وجہ سے اپنی کروٹ بھی نہیں بدل سکتا۔ احباب دعائے صحت فرمائیں (حکیم فیروز الدین دار الصدر غربی ربوہ)

بہار میں زبردست ستیاگرہ

نئی دہلی ۱۹ اگست پٹنہ کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ ٹیکس بڑھانے کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے جو کمیٹی قائم کی گئی ہے اس نے چودہ ستمبر سے سارے صوبے میں زبردست ایجی ٹیشن میں حصہ لینے کے لئے فیصلہ کیا ہے اس ایجی ٹیشن میں حصہ لینے کے لئے اس وقت تک چھ ہزار رضاکار اپنا نام لکھوا چکے ہیں۔

مشرقی پاکستان کی معدنیات سے استفادہ

ڈھاکہ ۱۹ اگست مسٹر ابو القاسم خان وزیر صنعت نے ڈھاکہ سے کراچی روانہ ہوتے وقت اخبار نویسوں کو بتایا کہ مشرقی پاکستان کے معدنی وسائل سے فائدہ اٹھانے کے لئے محکمہ معدنیات کی ایک شاخ ڈھاکہ میں کھول دی جائے گی۔

سرمایہ جاری کرنے کی حد پانچ لاکھ روپے تک بڑھانے کے سوال پر غور

"کرنافلی کاغذ کو ارزاں کرنے کے اقدامات کئے جا رہے ہیں" وزیر خزانہ کا بیان

کراچی ۱۹ اگست۔ مسٹر محمد شعیب وزیر خزانہ پاکستان نے کہا ہے کہ مرکزی حکومت سرمایہ جاری کرنے کی حد کو ایک لاکھ روپے سے بڑھا کر پانچ لاکھ روپے تک پہنچا دینے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ یہ سوال بھی مرکزی حکومت کے زیر غور ہے کہ خزانہ کے صوبائی محکموں کو یہ اجازت دے دی جائے کہ وہ دس لاکھ روپیہ تک سرمایہ لگانے کی اجازت دے سکیں تاکہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے تاجروں کو ایسی اجازت کے لئے کراچی نہ جانا پڑے۔

مسٹر محمد شعیب کل رات مسٹر ابو القاسم خاں وزیر صنعت، مسٹر حفیظ الرحمان وزیر خوراک و زراعت اور منصوبہ بندی بورڈ کے صدر مسٹر جی احمد کے ہمراہ کراچی پہنچ گئے ہیں۔ وہ ڈھاکہ میں کل صبح ایک پریس کانفرنس میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ برآمدی بونس سکیم بڑی کامیاب رہی ہے۔ لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ سکیم کتنے عرصے تک جاری رہے گی۔

مسٹر شعیب نے کہا کہ مرکزی حکومت مشرقی پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے منصوبہ بندی کرنے والا اور پالیسی پر عملدرآمد کرنے والا ایک ادارہ قائم کرے گی۔ اس سلسلے میں گزشتہ چند دن میں صوبائی حکومت سے تبادلہ خیالات کیا جا چکا ہے۔ مرکزی حکومت یہ چاہتی ہے کہ مستقبل قریب میں ترقیات کی رفتار تیز کر دی جائے۔ جس کے لئے زیادہ مؤثر مشینری مقرر کی جائے گی۔ مرکزی حکومت کا منشاء یہ ہے کہ مشرقی پاکستان میں ترقی کی رفتار سست نہ رہے۔ آپ نے مرکزی حکومت کی طرف سے یقین دلایا کہ صوبے کی ترقی کی رفتار تیز کرنے کے لئے کسی امداد سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

سرمایہ جاری کرنے کی حد

وزیر خزانہ نے کہا کہ مرکزی حکومت اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ سرمایہ جاری کرنے کی حد ایک لاکھ سے بڑھا کر پانچ لاکھ کر دی جائے۔ ساتھ ہی صوبائی محکمہ خزانہ کو یہ اختیار دے دیا جائے کہ وہ دس لاکھ روپیہ تک سرمایہ لگانے کی اجازت دے سکے تاکہ چھوٹے اور درمیانے تاجروں کو اجازت کے حصول کے لئے کراچی نہ جانا پڑے۔

کرنافلی کاغذ کی قیمت

مسٹر شعیب نے ملک میں تیار ہونے والے کاغذ کی قیمتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں اور وزیر صنعت نے کرنافلی کاغذ کی لاگت گھٹانے کے سوال پر متعلقہ حکام سے طویل بات چیت کی ہے، جب میں پچھلی دفعہ یہاں آیا تھا۔ اس وقت بھی میں نے بانس کے گودے کی لاگت اور بعض دوسری اشیاء کی لاگت کم کرنے کے بارے میں چند تجاویز پیش کی تھیں۔ جن پر عمل کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ ان کی وجہ سے بانس کے گودے کی فراہمی کی لاگت کم ہو جائے گی۔ اور کاغذ نسبتاً سستا ہو جائے گا بہر حال اس وقت پاکستان میں دوسرے ملکوں کی نسبت سستے داموں کاغذ دستیاب ہو رہا ہے۔

آپ نے کہا کہ میں نے ضلع سلہٹ کے فنچو گنج مقام کا معائنہ کیا ہے جہاں کھاد تیار کرنے کی فیکٹری تیار کی جا رہی ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ یہ فیکٹری بڑی حد تک مشرقی پاکستان کی ضروریات پوری کرے گی۔ اور صوبے کی زرعی پیداوار میں اضافہ کر کے خوشحالی اور فارغ البالی کا موجب بنے گی۔

وزیر خزانہ نے پٹ سن کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان سے جو اشیاء برآمد ہوتی ہیں ان میں پٹ سن کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے جب بھی پٹ سن کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں کھپت کرنے والے ممالک پٹ سن کی درآمد گھٹانے اور پٹ سن کے متبادل ڈھونڈنے کے سوال پر غور شروع کر دیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ پاکستان جیسے ملک کو پٹ سن کے بارے میں متوازن پالیسی اختیار کرنا پڑتی ہے تاکہ کاشت کاروں کو بھی معاوضہ ملتا رہے۔ اور دنیا میں پٹ سن کے بدل بھی رائج نہ ہونے پائیں۔ آپ نے کہا اس وقت پٹ سن کی قیمتیں مستحکم ہیں۔ اور اس کی مانگ بھی اچھی خاصی ہے

چٹاگانگ میں آزاد تجارتی علاقہ

وزیر خزانہ سے پوچھا گیا کہ بندرگاہ چٹاگانگ میں بھی بندرگاہ کراچی کی طرح آزاد تجارتی علاقہ قائم کیا جائے گا۔ آپ نے جواب دیا کہ ابھی کراچی میں آزاد تجارتی علاقہ قائم کرنے کا سوال بھی زیر غور ہے۔ ایک نامہ نگار نے پوچھا کیا برآمد ہونے والی مصنوعات کا معیار بلند کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وزیر خزانہ نے جواب دیا کہ اس سلسلے میں سب سے بڑی ذمہ داری خود صنعت کاروں پر عائد ہوتی ہے۔ لیکن حکومت بھی اس سے غافل نہیں۔ اس کی کوشش بھی یہ ہے کہ اشیاء میں ایک ہی سا معیار قائم کر رکھا ہے۔

حکومت پاکستان نے پریس کمیشن کی سفارشات منظور کرلیں

تنخواہوں کی شرح مقرر کرنے کے لئے اُجرت بورڈ قائم کیا جائیگا

کراچی ۲۰ اگست۔ حکومت پاکستان نے پریس کمیشن کی سفارشات منظور کرلی ہیں۔ اس امر کا اعلان کل صبح کابینہ کے اجلاس کے بعد کیا گیا۔ جو چار گھنٹے تک جاری رہا۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ پریس کمیشن کی سفارش کے مطابق کارکن صحافیوں کی شرح کے سکیل مقرر کرنے کے لئے ایک اجرت بورڈ قائم کیا جائے گا۔ حکومت تمام پریس قوانین کو بعض ترامیم کے ساتھ ایک ایکٹ کی شکل میں یکجا کرنے پر بھی رضامند ہوگئی ہے۔ نیا ایکٹ پریس اینڈ پبلیکیشنز ایکٹ کہلائے گا۔

پریس کمیشن نے سفارش کی ہے کہ صحافیوں کو انڈسٹریل ایمپلائمنٹ (سٹینڈنگ آرڈرز) ایکٹ مجریہ ۱۹۴۶ء کے زمرے میں شامل کرلیا جائے۔ جو اوقات کار، آرام کے وقفوں اور چھٹیوں وغیرہ سے متعلق ہیں۔ کمیشن نے یہ سفارش بھی کی ہے کہ ابتدائی مرحلے میں ایک پبلشر یا چھاپہ خانے کے مالک سے ضمانت نہ طلب کی جائے۔ کمیشن نے صحافیوں کی ایک جنرل کونسل کے قیام کی سفارش بھی کی ہے۔ جس کی تشکیل میں نہ تو حکومت کا ہاتھ ہو اور نہ ہی اس کے نمائندے اس میں شامل کئے جائیں۔

مُسلمان
کس عظیم الشان کام کیلئے
پیدا کئے گئے ہیں؟
کارڈ آنے پر مُفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اعانتِ الفضل

(۱) مکرم حمید الدین صاحب سیالکوٹ نے امسال ڈسپنسری کا امتحان پاس کیا ہے۔ اور اس خوشی میں مبلغ -/۵ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین (مینجر الفضل)

(۲) مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب پروفیسر امپیریل کالج لنڈن نے مبلغ -/۲۰ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں تاکہ انکی طرف سے چار مستحق احباب کے نام خطبہ نمبر جاری کیا جاسکے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پروفیسر صاحب موصوف کو دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور قوم و ملک کی بیش بہا خدمت کی توفیق دے۔ (مینجر الفضل)

الفیرو پاکستانی مفقود الخبر لڑکے کی تلاش

خاکسار کا الفیرو پاکستانی لڑکا عزیز محمد بشیر بعمر تیرہ چودہ سال جو کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہا تھا اور خاکسار کی والدہ مرحومہ کے پاس رہتا تھا۔ والدہ مرحومہ کی وفات کے بعد کچھ عرصہ سے مفقود الخبر ہے اور ربوہ سے کہیں چلا گیا ہے۔ لڑکے کا رنگ سانولا بال گھنگریالے افریقن نما اور قد قدرے لمبا اور جسم پتلا ہے۔

احباب جماعت خصوصاً قائدین خدام الاحمدیہ جماعتہائے پاکستان سے مؤدبانہ عرض ہے کہ وہ میرے اس بچے کی تلاش میں میری مدد کر کے ممنون فرمائیں اور جہاں کہیں بھی ہے یا اس بارے میں کوئی اطلاع انہیں ملے وہ فوراً مکرم وکیل التبشیر صاحب ربوہ یا مکرم عبدالحکیم صاحب ۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور کو پہنچا دیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔ اس بارے میں ہر قسم کے خرچ کا خاکسار ذمہ دار ہوگا۔

احباب دعا بھی ضرور فرمائیں کہ اس کا جلد کوئی سراغ مل جائے۔ بلکہ اس کے بڑے بھائی محمد ادریس جو کہ پانچ چھ سال سے غائب ہے کا بھی کہیں سے پتہ مل جائے اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنی خاص حفاظت میں اور بُری عادات سے بچا کر رکھے۔ آمین

خاکسار۔ محمد صدیق امرتسری مبلغ لائبیریا

پی۔ او بکس ۱۶۷ منروویا لائبیریا۔

بعدالت جناب رانا عبدالاحد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم چنیوٹ ضلع جھنگ

بمقدمہ (۱) سردار ولد عادل قوم راجپوت ہنڈ جوکہ
(۲) کرم علی ولد پیر محمد " " " "
(۳) امیر ولد محمد " " " "
سکنہ ابھان تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ سائلان

بنام (۱) رام چند ولد آتما رام قوم اروڑہ بدھراجہ حال ہندوستان
(۲) مسماۃ اُتم دیوی بیوہ گورداس قوم اروڑہ " " "
(۳) نرسنگداس ولد رام رکھا " " "
(۴) گوپال داس ولد رام رکھا " " "
(۵) ہیرا رام ولد دونی چند اروڑہ ناگپال " "
(۶) جیون داس ولد دونی چند " " "
(۷) تخت رام " " " "
(۸) فتح چند " " " "
(۹) گوردپال ولد رام لال " " "
(۱۰) دیویداس " " " "
(۱۱) ہربنس لال " " " "
(۱۲) بخت رام " " " "
(۱۳) سکھیر چند ولد جوندا رام " " "
(۱۴) امیر چند " " " "
(۱۵) رام پیارا " " " "
(۱۶) رام دیال " " " "
(۱۷) بھگوانداس ولد رام دتہ " " "
(۱۸) گوپال داس " " " "
(۱۹) کانشی رام ولد چانن داس " " "
(۲۰) مست رام " " " "
(۲۱) سکھ رام " " " "
(۲۲) رام بھیجی " " " "
(۲۳) بھگوانداس ولد صاحبدتہ " " "
(۲۴) نرسنگداس ولد رام داس " " "
(۲۵) منشا رام " " " "
(۲۶) نرسنگداس ولد رام لال " " "
(۲۷) رام چند ولد سکھو " " "
(۲۸) رام دتہ " " " "
(۲۹) پھمن " " " "
(۳۰) رام لال ولد فتو " " "
(۳۱) بھگوان ولد پھمن " " "
(۳۲) ہری رام " " " "
(۳۳) رام نرائن " " " " وغیرہ غیر مسلم

مالکان حال ہندوستان۔

مسئول الیہ۔ تقسیم اراضی کھاتہ نمبر ۱۶۹ جمعبندی سال ۵۶-۱۹۵۵ء موضع لبھان تحصیل چنیوٹ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں فریق ثانیاں چونکہ ہندوستان میں آباد ہیں۔ جن کی تعمیل بطریق معمول مشکل ہے۔ بذریعہ اشتہار ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اصالتاً یا بذریعہ مختار ۲۹-۸-۵۹ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر عذرات تقسیم پیش کریں۔ بصورت غیر حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ اور کوئی عذر بعدہ سماعت نہ ہوگا۔ آج ہمارے دستخط اور مہر عدالت ہذا کے اجراء ہوا۔ ۲۲-۷-۵۹

دستخط
اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم

مہر عدالت

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ

						شام	
برائے لاہور	۵-۱۵	۶-۱۵	۹-۳۰	۱-۰	۴-۰	۷-۰
برائے سرگودھا خوشاب	۸-۱۵	۱۲-۳۰	۲-۳۰	۶-۱۵	۹-۱۵	۱۱-۱۵

گاڑی بارش یا سواری کی زیادتی کی وجہ سے چند منٹ لیٹ ہو سکتی ہے۔ (اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ)